31822 - حج کا طریقہ

سوال

میں حج کا طریقہ تفصیلامعلوم کرنا چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فریضہ حج افضل ترین عبادت اور عظیم ترین اطاعت میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کا ایك عظیم رکن بھي ہے جس دین کولے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے اسي دین اسلام کے علاوہ بندے کا دین بھي کامل نہیں ہوتا .

اور جب تك عبادت میں دو چیزیں نہ پائي جائیں اس وقت تك اس عبادت کے ساتھ اللہ تعالی کا تقرب بھي حاصل نہیں ہوتا ، وہ اشیاء مندرجہ ذیل ہیں :

پہلي : اخلاص : کہ وہ عبادت اللہ تعالی کے لیے خالص ہو اور اللہ تعالی کي رضا اور آخرت سنوارنے کے لیے کي جائے اور اس میں کسي بھي قسم کي ریاء دکھلاوا اور دنیاوي طمع ولالچ شامل نہ ہو .

دوسري : اس عبادت میں عملي اور قولي طور پر نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي اتباع وپیروي پائي جائے , اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي اتباع وپیروي اس وقت تك نہیں ہو سکتي جب تك رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کي سنت معلوم نہ ہو

اس لیے جوشخص بھي اللہ تعالی کي _ حج یا کوئي اور _ عبادت کرنا چاہے اس کے لیے ضروري اورواجب ہے کہ وہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھے تاکہ اس کا عمل سنت کے مطابق وموافق ہو .

ہم مندرجہ ذیل سطور میں سنت کے مطابق حج کا طریقہ مختصرطور پر بیان کرتے ہیں :

عمرہ کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے عمرے کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے اس جواب کا مطالعہ کریں .

حج کي اقسام :

حج كي تين اقسام ہيں : حج تمتع ، حج افراد ، حج قران

حج تمتع :

حج تمتع يہ ہے كہ : حج كے مہينوں ميں صرف عمرہ كا احرام باندھا جائے (شوال ، ذوالقعدہ ، اور ذوالحجہ حج كے مہينے ہيں ، ديكھيں : شرح الممتع 7/62) لهذا جب حاجي مكہ پہنچے اور عمرہ كا طواف اور سعي كركے سرمنڈا لے يا پھر بال چھوٹے كروالے تو وہ احرام كھول دے اور جب يوم ترويہ يعني آٹھ ذوالحجہ والے دن صرف حج كا احرام باندھے اور حج كے سب اعمال مكمل كرے گا ، يعني حج تمتع كرنے والا عمرہ بھي مكمل كرے گا اور اسي طرح حج بھي .

حج افراد :

حج افراد يہ ہے كہ صرف اكيلے حج كا احرام باندھا جائے اور جب مكہ مكرمہ پہنچے تو طواف قدوم اور حج كي سعي كرلے نہ تو اپنے سر كومنڈائے اور نہ ہي بال چھوٹے كروائے اور نہ ہي احرام كھولے گا بلكہ وہ عيد كے دن جمرہ عقبہ كورمي كرنے تك اپنے اسي احرام ميں رہے گا , اور اگر وہ حج كي سعي كو طواف حج يعني طواف افاضہ كے بعد تك مؤخر كرنا چاہے تو اس ميں بھي كوئي حرج نہيں وہ ايسا كرسكتا ہے .

حج قران :

حج قران يہ ہے كہ : حج اور عمرہ دونوں كا احرام باندھا جائے يا پھر پہلے عمرہ كا احرام باندھے اور پھر بعد ميں عمرہ كا طواف كرنے سے قبل اس پر حج كو بھي داخل كردے (وہ اس طرح كہ وہ اپنے طواف اور سعي كوحج اور عمرہ كي سعي كرنے كي نيت كرے) .

حج قران اور حج افراد كرنے والے شخص كے اعمال حج ايك جيسے ہي ہيں صرف فرق يہ ہے كہ حج قران كرنے والے پر قرباني ہے اور حج افراد كرنے والے پر قرباني نہيں .

ان تينوں اقسام ميں افضل قسم حج تمتع ہے اور يہي وہ قسم ہے نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے صحابہ كرام كو جس كا حكم ديا اور اس پر انہيں ابھارا ، حتى كہ اگر كوئي انسان حج قران يا حج افراد كا احرام باندھے تواس كے ليے بہتر يہي ہے كہ وہ اپنے احرام كوعمرہ كا احرام بنا لے اور عمرہ كرنے كے بعداحرام كھول كرحلال ہو جائے تا كہ وہ حج تمتع كرسكے اگرچہ وہ طواف قدوم اور سعي كے بعد ہي كيوں نہ ہو .

اس ليے كہ نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجۃ الوداع كے سال جب طواف اور سعي كرلي اور آپ كےساتھ صحابہ كرام بھي تھے تورسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے جس كے ساتھ بھي قرباني نہ تھي اسےحكم ديا كہ وہ اپنے احرام

کوعمره کےاحرام میں بدل لے اور بال چھوٹے کروا کر حلال ہو جائے اور فرمایا :

اگر میں اپنے ساتھ قرباني نہ لاتا تو میں بھي وہي کام کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں .

احرام :

یہاں احرام کے وہ مسنون کام غسل ، اور خوشبو اور نماز وغیرہ پر کرے جن کا ذکر اس سوال نمبرکے جواب میں گزر چکا ہے جس کي طرف ابھي اوپر اشارہ کیا گیا ہے اور پھر نماز یا سواري پر سوار ہونے کے بعد احرام باندھے (یعني احرام کي نیت کرے)

پھر اگر اس نےحج تمتع کرنا ہو تو وہ اس طرح کہے : لبيك اللهم بعمرة .

اور اگر حج قران کرنا ہو تو یہ کہے : لبيك اللهم بحجة وعمرة .

اوراگر حج مفرد کرنا ہو تو اس طرح کہے : لبيك اللهم حجا .

اور پھر یہ کہے : اللهم هذه حجة لارياء فيها ولا سمعة . (اے اللہ اس حجں نہ تو ریاء کاري ہے اورنہ ہي دکھلاوا)

پھر اس کے بعد تلبیہ کہے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں : (لبيك اللهم لبيك ، لبيك لا شريك لك لبيك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك) میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئي شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا تعریفات اور نعمتیں تیري ہي ہیں اور تیري ہي بادشاہي ہے تیرا کوئي شریک نہیں .

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھي شامل تھے لبيك إله الحق اے الہ حق میں حاضر ہوں , اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنہما اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے :(لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء إليك والعمل) میں حاضر ہوں اور بھلائي تیرے ہاتھ میں ہے اورتیري رغبت ہے اورعمل بھي تیرے لیے .

آدمي کوتلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند کرني چاہیے لیکن عورت آواز بلند نہ کرے بلکہ صرف اتني آواز سے تلبیہ کہے جو اس کے ساتھ والا ہي سن سکے لیکن اگر اس کے قریب بھي کوئي غیر محرم ہو تو تلبیہ خاموشي سے کہے گي .

ـ اور اگر احرام باندھنے والے کو کسي روکنے والي چیز کا خوف ہو جواسے حج مکمل کرنے سے روک دے (مثلا بیماري یا دشمن یا روکا جانا یا اس کے علاوہ کوئي اور چیز) تو اس کےلیے احرام باندھتے وقت شرط لگانا ضروري ہے لھذا وہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگرمجھےکسي روکنےوالے روك ليا تومیرے حلال ہونےکي جگہ وہي ہوگي جہاں مجھے روك دے .

يعني اگرمجھے بيماري يا تاخير وغيره نے حج مكمل كرنے سے روك ديا تومیں اپنےاحرام سے حلال ہو جاؤں گا ـ اس ليےكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ضباعة بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما جب احرام كے وقت وہ بيماري كي حالت ميں تھيں تو انہيں حكم ديا تھا كہ وہ احرام كومشروط كرليں آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں فرمايا : تم جواستثناء كروگي وہ تيرے رب پرہوگا . صحيح بخاري حديث نمبر(5089) صحيح مسلم (1207)

توجب كوئي شخص احرام كومشروط كرلے اور حج كرنےميں اس كےليے كوئي مانع پيدا ہوجائے تووہ اپنے احرام سے حلال ہو جائے اور اس پر كچھ بھي لازم نہيں آئےگا .

اور جس شخص كو كسي روكنےوالي چيزكا خدشہ نہ ہو اس كے لائق نہيں كہ وہ احرام كومشروط كرے اس ليے كہ نہ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مشروط كيا اور نہ ہي ہر ايك كومشروط كرنے كا حكم ديا بلكہ صرف بيماري كي وجہ سے ضباعة بنت زبير رضي اللہ تعالى عنہما كو ہي حكم ديا .

اور محرم شخص كے ليے ضروري ہےكہ وہ تلبيہ كثرت سے كہے خاص كرحالات اور اوقات كي تبديلي ميں مثلا جب كسي بلند جگہ پر چڑھے يا ڈھلوان سے نيچے اترے يا رات اور دن شروع ہو اور تلبيہ كہنے كے بعد اللہ تعالى كي رضا وخوشنودي اورجنت طلب كرے اور اللہ تعالى كي رحمت كےساتھ آگ سے پناہ طلب كرتا رہے .

اورعمره ميں احرام باندھنے سےليكر طواف كي ابتداء تك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

اورحج ميں احرام باندھنے سےليكر عيد كےدن جمره عقبہ كوكنكرياں مارنےتك تلبيہ كہنا مشروع ہے .

مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كے ليے غسل كرنا :

اگرحاجي كےليے ميسر ہوسكے تو مكہ مكرمہ كے قريب پہنچ كر مكہ داخل ہونے كے ليےغسل كرے كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مكہ مكرمہ داخل ہوتےوقت غسل فرمايا تھا . صحيح مسلم (1259)

پھرجب مسجدحرام ميں داخل ہونے لگے توداياں پاؤں اندر ركھے اور يہ دعا پڑھے : (بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم) اللہ تعالى كےنام سے اور اللہ تعالى كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم پردرود وسلام ہوں اے اللہ ميرے گناہ بخش دے اورميرے ليے اپني رحمت كے دروازے كھول دے , ميں عظيم اللہ اور اس كے كريم چہرے اور اس كي قديم بادشاہي كےساتھ شيطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر طواف کرنے کےلیے حجراسود کےپاس جائے اور وہاں سے طواف شروع کرے ... طواف کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے .

پھرطواف اور دورکعت ادا کرنےکے بعد سعي کے لیے صفا مروہ پر جائے اور صفامروہ میں سعي کرنے کا طریقہ سوال نمبر (31819) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے .

حج تمتع کرنےوالا عمرہ کي سعي کرے گا لیکن حج مفرد اور حج قران کرنے والا شخص حج کي سعي کرینگے اور یہ دونوں اگرچاہیں تو طواف افاضہ کےبعد تک بھي اس سعي کومؤخر کرسکتےہیں .

سرمنڈانا یا بال چھوٹے کروانا :

حج تمتع کرنےوالاشخص جب سعي کےسات چکرمکمل کرچکے اگر تووہ مرد ہے وہ اپنا سرمنڈائے یابال چھوٹے کروائے یہ ضروري ہے کہ سرکے مکمل بال منڈوائے جائیں اور اسي طرح مکمل سر کے بال کٹوانا ضروري ہیں ، لیکن بال کٹوانے سے سرمنڈانےکي فضیلت زیادہ ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمنڈانے والوں کےلیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایك بار دعا فرمائي ہے . صحیح مسلم (1303)

لیکن اگرحج بالکل قریب ہو اور بال اگنے کے لیے وقت نہ ہو تو اس حالت میں بال چھوٹے کروانا افضل ہیں تاکہ بال باقي رہیں اور انہیں حج میں منڈوا سکے اس کي دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کےموقع پر صحابہ کرام کوعمرہ میں بال چھوٹے کروانے کاحکم دیا تھا اس لیے کہ وہ چار ذوالحجۃ کے دن صبح کے وقت مکہ پہنچے تھے , اور عورت انگلي کے پورے کےبرابر اپنے سرکےبال کاٹےگي .

ان اعمال کے کرنے سے حج تمتع کرنےوالے شخص کا عمرہ مکمل ہوجائے گا اور وہ اس کےبعد مکمل طور پرحلال ہے ، وہ وہي اعمال کرے گا جوباقي حلال اشخاص کرتےہیں لباس پہنے اور خوشبو استعمال کرے اور بیوي کےپاس بھي جاسکتا ہے وغیرہ .

لیکن حج قران اورحج مفرد کرنے والے نہ تو سرمنڈائیں اور نہ ہي سرکےبال چھوٹے کروائیں گے اور نہ ہي وہ اپنے احرام سے حلال ہونگے بلکہ وہ عید کےدن تك رمي جمرۃ تك احرام میں ہي باقي رہیں گے اور جمرۃ عقبہ کورمي کرنے کے بعد سرمنڈا یا بال چھوٹے کروا کراحرام کھولیں گے .

پھر جب یوم الترویہ جوکہ ذوالحجہ کي آٹھ تاریخ کے دن حج تمتع کرنے والا چاشت کے وقت مکہ میں اپني رہائش سےہي احرام باندھےگا اور احرام کے وقت اس کےلیے اس طرح خوشبو لگانا اور غسل کرنا اورنماز ادا کرنا مستحب ہے جس طرح عمرہ کے طواف میں کیا تھا تو اس طرح وہ حج کے احرام کي نیت کرے اور تلبیہ کہتےہوئے کہے (لبیك اللھم حجاً) اے اللہ میں حج کے لیے حاضر ہوں .

اوراگر اسے كسي روكنے والي چيز كا خوف ہوكہ وہ اسے حج مكمل كرنے سے روك دے گي تووہ يہ كلمات ادا كرے : (وإن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اور اگر مجھے كسي روكنے والي چيز نے روك ديا تو جہاں تومجھے روكے وہي ميرے حلال ہونےكي جگہ ہے .

اور اگركسي روكنے والي چيز كا خدشہ نہ ہو تو پھر وہ احرام كو مشروط نہ كرے , اس كےليے عيد كےدن جمرۃ عقبہ كورمي كرنے تك بلند آواز سےتلبيہ كہنا مستحب ہے .

مني كي طرف روانگي :

پھر مني روانہ ہو اور ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر كي نماز قصر كركے ادا كرے ليكن جمع نہيں كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم منى ميں نماز قصر توكيا كرتے تھے ليكن آپ نے وہاں نماز جمع نہيں كي .

قصر يہ ہے كہ چار ركعتي نماز كودو ركعت ادا كرے ، مني عرفات اور مزدلفہ ميں اھل مكہ اور باقي سب لوگ بھي نماز قصر كر كےہي ادا كرينگے اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےحجۃ الوداع كے موقع پر لوگوں كونماز پڑھائي اس موقع پر آپ كے ساتھ اھل مكہ بھي تھے ليكن آپ نے انہيں نماز پوري پڑھنے كا حكم نہيں ديا لھذا اگر ان پر پوري نماز ادا كرنا واجب ہوتي تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم انہيں نماز پوري كرنے كاحكم ديتےجس طرح انہيں فتح مكہ كےموقع پر حكم ديا تھا .

ليكن جبكہ مكہ كي آبادي بڑھ چكي ہے اور مني بھي اسي ميں شامل ہوكراس كےمحلوں ميں سے ايك محلہ بن چكا ہے لھذا اھل مكہ وہاں قصر نہيں كرينگے .

ميدان عرفات كي طرف روانگي :

يوم عرفہ كوجب سورج طلوع ہو چكے تو حاجي مني سے عرفات كي طرف روانہ ہو اور اگر ميسر ہو سكے تو ظہر تك وادي نمرہ ميں ہي پڑاؤ كرے (ميدان عرفات كےساتھ ہي جگہ كونمرہ كہا جاتا ہے) اور اگر ميسر نہ ہو تو كوئي حرج نہيں اس ليے كہ وادي نمرہ ميں پڑاؤ كرنا سنت ہے نہ كہ واجب .

اورجب سورج ڈھل جائے (يعني نماز ظہر كا وقت شروع ہوجائے) تو دو دو ركعت كركے ظہر اور عصر كي نماز جمع تقديم كركے ادا كرے جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كيا تھا تا كہ وقوف اور دعاء كےليے لمبا وقت ميسر ہو .

پھرنماز ادا كرنےكے بعد اللہ تعالى كے ذكر اوردعا ميں مشغول رہے اور اللہ تعالى كےسامنےعاجزي وانكساري بجالائے اور گڑگڑائے اورھاتھ بلند كركے قبلہ رخ ہو كردعا كرے اگرچہ جبل عرفات (جبل رحمت) اس كے پچھلي

جانب ہي كيوں نہ ہو اس ليے كہ قبلہ رخ ہونا سنت ہے نہ كہ پہاڑ كي جانب رخ كرنا ، نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے پہاڑ كے قريب وقوف كيا اور فرمايا :

ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور ميدان عرفات سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اس عظيم وقوف ميں نبي كريم صلى اللہ عليہ وسلم كي اكثردعا يہ ہو ا كرتي تھي :

(لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير) اللہ كے علاوہ كوئي اورعبادت كے لائق نہيں وہ اكيلا ہے اس كا كوئي شريك نہيں اسي كا بادشاہي ہے اور اسي كےليے حمد وتعريف ہے وہ ہر چيز پر قادر ہے .

اگر وہ دعا كرتے ہوئے اكتا جائے اور اپنے دوست واحباب سے نافع بات چيت كركےيا پھر جومفيد قسم كي كتاب ميسر ہو پڑھ كردل كوبہلائے تويہ بہتر ہے خاص كروہ كتاب جواللہ تعالى كےكرم وفضل اور اس كے عطاء وہبہ كے بارہ ميں ہو تاكہ اس دن اس كي اميد اور زيادہ قوي ہوسكے، اس كے بعد اسے پھر دوبارہ اللہ تعالى كي جانب عاجزي وانكساري اور دعاء كي جانب لوٹ آنا چاہيے اور دن كے آخرتك دعاء كرنے كو موقع غنيمت جاننا چاہيے اس ليے كہ سب سےبہترين دعاء يوم عرفہ كي دعا ہے .

مزدلفہ كي جانب روانگي :

جب سورج غروب ہوجائے تو حاجي مزدلفہ كي جانب روانہ ہو ... اور جب مزدلفہ پہنچے تووہاں مغرب اور عشاء كي نمازيں ايك اذان اور دو اقامتوں كے ساتھ باجماعت ادا كر ے .

ليكن اگر اسے يہ خدشہ ہو كہ وہ آدھي رات كے بعد مزدلفہ پہنچے گا تواسے راستے ميں ہي نماز ادا كرليني چاہيے اور آدھي رات كے بعدتك نماز ميں تاخير كرنا جائز نہيں ہے .

اور مزدلفہ ميں ہي رات بسر كرے اورجب فجرطلوع ہو تو اول وقت ميں ہي اذان اور اقامت كے ساتھ باجماعت نماز ادا كرے اور پھر مشعر الحرام كي جانب جائے (مشعرحرام كي جگہ اس وقت مزدلفہ ميں مسجد موجود ہے) وہاں اللہ تعالى كي بڑائي بيان كرتے ہوئے تكبريں كہے اور اللہ تعالي كي توحيد بيان كرتے ہوئے اچھي طرح روشني ہونے تك دعا مانگتا رہے (يعني سورج طلوع ہونے سے قبل والي روشني كو اسفار كہا جاتا ہے) اگر مشعر الحرام جانا ميسر نہ ہو سكے تو حاجي كواپني جگہ پر ہي دعا كرني چاہيے اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے :
ميں نے يہاں وقوف كيا ہے اور جمع (يعني مزدلفہ) سارے كا سارا ہي وقوف كرنے كي جگہ ہے .

اورحاجي كو چاہيے كہ وہ ذكرواذكار اوردعاء كي حالت ميں قبلہ رخ ہو اور اپنے ہاتھ اٹھا كردعا كرے .

منى كي جانب روانگي :

جب اچھي طرح سفيدي ہو جائے تو سورج طلوع ہونےسے قبل ہي مني کي جانب روانہ ہو اور وادي محسر (یہ مزدلفہ اورمنی کے مابین ہے) میں تیزي کے ساتھ چلے .

جب منی پہنچے تو جمرہ عقبہ جوکہ مکہ والي جانب ہے (یہ جمرہ جمرات میں سے مکہ کےسب سے زيادہ قریب ہے) کولوبیا کے حجم کے برابر مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر کہے (جمرہ عقبہ کورمي کرتے وقت سنت یہ ہے کہ جمرہ کوسامنےاور مکہ مکرمہ کو اپنے بائیں جانب اور منی کو دائیں جانب رکھے) جب رمي سے فارغ ہو تو قرباني کرکے سرمنڈائے یا بال چھوٹے کروا لے اگر مرد ہو اور عورت انگلي کے پورے کربرابر اپنے سرکےبال کاٹے .

(تواس طرح محرم شخص کا پہلا تحلل ہوگا اس کےلیے بیوي سے ہم بستري کے علاوہ باقي سب کچھ حلال ہوگا) پھر وہ مکہ مکرمہ جائے اور حج کي سعي اور طواف کرے (پھر تحلل ثاني ہوگا اب اس کے لیے احرام کي بنا پر حرام ہونے والي ہر چيز حلال ہو جائےگي) .

رمي کرنےاور سر منڈانے کے بعد جب حاجي طواف کے لیے مکہ مکرمہ جانا چاہے تو خوشبو لگانا سنت ہے اس کي دلیل عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا کا قول ہے وہ بیان کرتي ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کواحرام کے لیے احرام باندھنے سے قبل اورحلال ہونے کےلیے بیت اللہ کا طواف کرنے سے قبل خوشبو لگایا کرتي تھي . صحیح بخاري (1539) صحیح مسلم (1189) .

پھر طواف اور سعي کرنے کے بعد منی واپس پلٹ آئے اور گیارہ اوربارہ تاریخ کي دونوں راتیں مني میں ہي بسر کرے اور دونوں دن زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے ، افضل یہ ہے کہ رمي کرنے کے لیے پیدل جائے اور اگر سواري پر بھي جائے تو اس میں کوئي حرج نہیں .

جمرۃ اولي جوکہ جمرات میں سے مکہ سےسب سے زيادہ دور اور مسجد خیف والي جانب ہے اس جمرہ کومسلسل ایك کےبعد دوسري سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ اللہ اکبر کہے پھر کچھ آگے بڑھ کرلمبي دعا کرے اور جودعا پسند ہو مانگے اور اگر زيادہ دیر کھڑا ہونا اور لمبي دعا مانگنے میں اس کے لیے مشقت ہو تو اسے وہي دعا کرليني چاہیے جو اس کےلیے آسان ہو اگرچہ تھوڑي دیر ہي دعا کریں تا کہ سنت پر عمل ہو سکے .

پھرجمرہ وسطی (درمان والے) ك مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر بھي کہے پھر بائیں جانب ہو اور قبلہ رخ کھڑے ہوکر ہاتھ اٹھائے اگر میسر ہو تولمبي دعا کرے وگرنہ جتني دیر میسر ہو کھڑے ہو کردعا کرے دعا کے لیے کھڑے نہ ہونا صحیح نہیں کیونکہ وہاں دعا کرنا سنت ہے اور بہت سے لوگ یا تو جہالت کي بنا پر یا پھر سستي وکاہلي کي وجہ سے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ، اور جب کبھي سنت کوضائع کردیا گیا ہو تو اس پر عمل کرنا اور اسے لوگوں کے مابین نشر کرنا زيادہ یقیني ہو جاتا ہے تاکہ سنت ترك ہي نہ کردي جائے اور مردہ ہي نہ ہو جائے .

پھر اس کے بعد جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) مسلسل سات کنکریاں مارے اور ہر کنکري کے ساتھ تکبیر بھي کہے اور وہاں سے ہٹ جائے اور اس کے بعد دعا نہ ما نگے .

جب بارہ تاریخ کي کنکریاں مار چکے تو اگر حاجي چاہے توتعجیل کرتے ہوئے منی سے نکل سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس میں تاخیر کرلے اور تیرہ تاریخ کي رات بھي منىمیں ہي بسر کرے اور حسب سابق زوال کے بعد تیرہ تاریخ کو بھي تینوں جمرات کو کنکریاں مارے اور تاخیر یعني تیرہ تاریخ تك منی میں ٹھرنا اور کنکریاں مارنا افضل ہے لیکن ضروري اور واجب نہیں .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہو گیا اور وہ منی سے نہیں نکلا تو اس صورت میں اس پر تاخیر لازم ہوگي حتي کہ دوسرے دن (تیرہ تاریخ) زوال کے بعد تینوں جمرات کوکنکریاں مار ے .

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہوا تو وہ بغیر اپنے اختیار کے منی میں ہي تھا وہ اس طرح کہ وہ وہاں سے نکل پڑا لیکن گاڑیوں کےرش وغیرہ کي بنا پردیر ہوگئي تو اس کےلیے تاخیرکرني (تیرہ کي رات وہاں ٹھرنا) لازمي نہیں اس لیے کہ غروب شمس تك تاخیر اس نے اپنے اختیار سے نہیں کي .

اور جب مکہ مکرمہ سے حاجي اپنے ملك روانہ ہونا چاہے تو وہاں سے طواف وداع کے بغیر نہ نکلے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

کوئي ایك بھي (مکہ مکرمہ سے) نہ نکلے حتي کہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو . صحیح مسلم حدیث نمبر (1327)

اور ایك روایت میں ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کوحکم دیا کہ ان کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت سے اس کي تخفیف کردي . صحیح بخاري حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

لھذا حائضہ اور نفاس والی عورتوں طواف وداع نہیں اور نہ ہي ان کے لائق ہے کہ وہ وداع کےلیےمسجد حرام کے دروازے کےپاس کھڑي ہوں کیونکہ ایسا کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں .

جب حاجي مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ کرے تواسے سب سے آخري کام بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے اور طواف وداع کےبعد اپنے مرافقین اور سامان وغیرہ اٹھوانے کا انتظار کرے یا راستے سے کوئي خریداري کرلے تواس میں کوئي حرج والي بات نہیں اور اسے طواف دوبارہ نہیں کرنا پڑے گا لیکن اگر اس نے سفر کا ارادہ ملتوي کردیا مثلا اس کي نیت تھي کہ وہ صبح کے وقت سفر کرے گا تو ا س نے طواف وداع کرلیا لیکن پھر اس نے دن کے آخرتك سفر کو مؤخرکردیا تواسے طواف وداع دوبارہ کرنا ہوگا تاکہ اس کا آخري کام بیت اللہ کا طواف ہو .

فائده :

حج كا عمره احرام باندھنے والے شخص كے ليے مندرجہ ذيل اشياء ضروري اور واجب ہيں :

1-اللہ تعالى نے جوكچھ اس پر واجب كيا ہے اس كا التزام كرے مثلا : وقت ميں نمازوں كي باجماعت پابندي .

2-اللہ سبحانہ وتعالي نے جن اشياء بيوي سے ميل ملاپ ، لڑائي جھگڑا اورفسق وفسجور اور نافرماني سے منع فرمايا ہے اس سے اجتناب كرے كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

حج كےمہينے مقرر ہيں اس ليے جوشخص بھي ان ميں حج لازم كرلے وہ دوران حج اپني بيوي سے ميل ملاپ كرنے ، گناہ كرنے اور لڑائي جھگڑا كرنے سے بچتا رہے البقرۃ (197)

3- مشاعر مقدسہ وغيرہ ميں مسلمانوں كوزبان اور فعل سے اذيت وتكليف دينے سے اجتناب كرے .

4- احرام كي سب ممنوع كردہ اشياء سے اجتناب كرے .

(ا) احرام كے بعد بال يا ناخن وغيرہ نہ كٹوائے ليكن كانٹا وغير نكالنے ميں كوئي حرج نہيں اگرچہ كانٹا نكالتے وقت خون بھي نكل آئے تو پھر بھي حرج والي بات نہيں .

(ب) احرام كےبعد اپنے بدن اور كپڑے يا كھانے يا پينے وغيرہ ميں خوشبو نہ لگائے اور نہ ہي خوشبووالا صابن ہي استعمال كرے ، ليكن اگر احرام سے قبل سے خوشبو لگائي ہو اور احرام كے بعد بھي اس كے آثار باقي ہيں تو اس ميں كوئي نقصان نہيں .

(ج) شكار نہ كرے .

(د) بيوي سےہم بستري ومباشرت نہ كرے .

(ھ) بيوي سے شہوت كےساتھ ميل ملاپ بھي نہ كرے اور نہ ہي بوس وكناروغيرہ كرے .

(و) نہ تو اپنا نكاح كرے اور نہ ہي كسي دوسرے كا اور نہ ہي اپني اور نہ كسي دوسري كي منگني كرے .

(ز) دستانے نہ پہنے ليكن ہاتھوں پر كپڑا وغيرہ لپيٹنےميں كوئي حرج نہيں .

مرد و عورت دونوں كے ليے يہ سات اشياء ممنوعات احرام ميں سے ہيں .

مندرجہ ذيل اشياء مرد كے ساتھ خاص ہيں :

- كسي ايسي چيز كےساتھ سرنہ ڈھانپے جوسر كےساتھ لگي ہوئي ہو ليكن چھتري سے سايہ كرنا اور گاڑي كي چھت اور خيمہ اورسرپر سامان اٹھانے ميں كوئي حرج نہيں .

- نہ تومحرم شخص قميص پہنے اور نہ ہي پگڑي اور برانڈي اور پائجامہ اور نہ موزے ليكن جب اسے تہ بند (نيچے باندھنے والي چادر) نہ ملے تو پائجامہ پہن سكتا ہے اور اور جوتا نہ ملنے كي صورت ميں موزے پہننے جائز ہيں .

- اور نہ ہي وہ اشياء پہنے جومندرجہ بالا اشياء كے معني ميں ہوں لھذا نہ تو جبہ اور نہ ہي برانڈي اور بنيان وغيرہ پہنے گا .

- مرد كے ليے جوتے اور انگوٹھي پہنني عينك اور آلہ سماعت لگانا اور ہاتھ ميں گھڑي پہننا يا گلے ميں لٹكانا اورپيسےوغيرہ ركھنے كےليے پيٹي باندھنا جائز ہے .

- بغير خوشبو والي اشياء سے (ہاتھ وغيرہ)دھو سكتا ہے اور چہرہ بدن اور سر دھو سكتا ہے اور اگر بغير قصد كے خود ہي بال گرجائے تو اس پر كچھ لازم نہيں آئے گا .

اور عورت نہ تو نقاب كرےگي نقاب اسے كہتے ہيں جس سے چہرہ ڈھانپا جائے اور آنكھوں كے ليے سوراخ ہوں ، اور اسي طرح عورت برقع بھي نہيں پہنے گي .

عورت كےليے سنت يہ ہے كہ احرام كي حالت ميں اپنا چہرہ ننگا ركھے ليكن اگر اسے غير محرم مرد ديكھ رہے ہوں تو اس كے ليے احرام كي حالت وغيرہ ميں بھي چہرہ ڈھانپنا واجب ہے ...

ديكھيں كتاب مناسك الحج للالباني اور كتاب صفۃ الحج والعمرۃ اور كتاب المنھج لمريد العمرۃ والحج لابن عثيمين رحمھم اللہ الجميع .

واللہ اعلم .